از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 اپریل، 1995

وی چارولتھا و دیگران

بنام

ایس گنالن، چیرمین، ریلوے ریکروٹمینٹ بورڈ، مدراس و دیگران

[آر۔ ایم۔ سہائے اور ایس۔ بی۔ مجومدار، جسٹس صاحبان]

ملازمت کا قانون۔ درخواستِ توہین۔ ریلوے۔ غیر تکنیکی زمروں میں عہدوں کے لیے انتخاب ۔نتائج شائع ۔دوسرے امتحان کے انعقاد کا فیصلہ ۔منسوخ ۔اپیل۔ منتخب امیدواروں کی تقرری دو ہفتوں کے اندر کرنے کی عدالت عظمیٰ کی ہدایت۔ عدم تعمیل۔ آٹھ سال کا وقفہ ۔ حکم پر عمل درآمد نہ کرنے کی وضاحت تسلی بخش نہیں۔ مارچ 1995 تک امیدواروں کی تقرری کے عزم کا احترام نہیں کیا گیا۔۔ بارہ ہفتوں کی مدت کے اندر تمام بقیہ امیدواروں کی نشاندہی کرنے کی ہدایت۔

توہین عدالت ایکٹ، 1971۔ ملازمت کا معاملہ ۔ریلوے۔ غیر تکنیکی زمروں میں عہدوں کا انتخاب۔ نتائج شائع ۔دوسرے امتحان کے انعقاد کا فیصلہ۔ منسوخ ۔منتخب امیدواروں کی تقرری کے لیے عدالت عظمیٰ کی ہدایت۔ عدم تعمیل۔ مارچ 1995 تک امیدواروں کی تقرری کے عزم کا احترام نہیں کیا گیا۔ بارہ ہفتوں کی مدت کے اندر تمام بقیہ امیدواروں کی تقرری کی ہدایت۔

1987 میں ریلوے بھرتی بورڈ، مدراس نے بھارتیہ ریلوے میں غیر تکنیکی زمروں میں تقریباً 500 عہدوں کا اشتہار دیا۔ تحریری امتحانات 15-11-1987 پر منعقد کیے گئے۔ اگلے دن ایک

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی جس میں سوالیہ پرچوں کے ممکنہ افشا ہونے پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ تاہم، نتائج شائع کیے گئے اور انٹرویو منعقد کیے گئے۔ چونکہ تحریری امتحان میں بہت زیادہ نمبر حاصل کرنے والے کچھ امیدواروں نے انٹرویو میں بہت کم نمبر حاصل کیے تھے، اس لیے حکام نے دوسرا تحریری امتحان منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ امتحان میں حاضر ہونے والے کچھ امیدواروں نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے اس حکم کو چیلنج کیا۔ کچھ امیدواروں نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ریلوے بھرتی بورڈ دوسرا امتحان منعقد کرنے کا حقدار ہے۔ عدالت عالیہ کے سامنے دائر اعتراض کہ ٹریبونل کی تشکیل کے بعد عدالت عالیہ کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، کو خارج کر دیا گیا۔ اس حکم کے خلاف ریلوے نے ایس ایل پی دائر کی۔ اس عدالت کی طرف سے کوئی عبوری حکم نہیں دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے دوسرے امتحان کے انعقاد کے لیے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ ڈویژن بنچ کی طرف سے تصدیق شدہ اس فیصلے کو عدالت عظمیٰ میں چیلنج کیا گیا تھا۔

18.9.1992 پر اس عدالت نے اپیل گزاروں کو حکم دیا کہ وہ حکم منظور ہونے کی تاریخ سے دو ہفتوں کے اندر موجودہ خالی آسامیوں میں منتخب امیدواروں کو ان کی قابلیت کے مطابق مقرر کریں۔ لیکن کوئی خاص کام نہیں کیا گیا۔ توہین کی درخواستیں 30.4.1993 پر دائر کی گئیں، یعنی، حکم منظور ہونے کے تقریباً دو سال گزرنے کے بعد کہ عدالت کے نوٹس میں لایا گیا کہ اپیل کنندہ کا تقرریوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ تقرری کرنے والے اتھارٹی کی ذمہ داری ہے۔ 27.9.1993 پر اس عدالت نے تقرری کرنے والے اتھارٹی کو نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کی۔ اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی کہ منتخب ہونے والے تمام امیدواروں کا تقرر 95 مارچ تک مرحلہ وار قابلیت فہرست کے مطابق کیا جائے گا۔ 1.9.1994 پر اس عدالت نے ریلوے کو ہدایت کی کہ وہ وضاحت کرے کہ اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی گئی۔ یہ دعا کی گئی کہ حکم کی تعمیل کے لیے ایک سال کی توسیع دی جائے۔ حکم نامے کی عدم تعمیل کی وجہ یہ بتائی گئی کہ کمپیوٹر متعارف کرانے اور مختلف ورکس یونٹس کو بند کرنے کی وجہ سے عہدوں کی تعداد کو ختم کر دیا گیا تھا؛ کہ جب تک عدالت عالیہ کی طرف سے رٹ پٹیشنوں کا فیصلہ کیا گیا اور یہ حکم کہ کوئی تازہ امتحانات نہیں ہو سکتے تھے حتمی ہو گئے، ریلوے بھرتی بورڈ کو دو پینل موصول ہوئے، سال 1989 اور 1990 میں 998 امیدواروں پر مشتمل تھے؛ کہ خالی آسامیوں کی دستیابی مکمل طور پر بدل گئی تھی اور منتخب امیدواروں کی تقرری ناممکن ہو گئی تھی اور یہ کہ خالی آسامیاں پیدا ہونے پر ان افراد کو مقرر کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ یہ کہا گیا کہ جنوبی ریلوے کے لیے منتخب ہونے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

والے امیدواروں کو دیگر ریلوے میں تقرری کی پیشکش کی گئی تھی، انہوں نے اس عہدے پر شامل ہونے کے لیے آمادگی کا اظہار کیا تھا۔

معاملے کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ:1.1. فوری معاملے میں بھارتیہ ریلوے میں غیر تکنیکی زمروں میں انتخاب کے لیے ریلوے بھرتی بورڈ کی طرف سے اشتہار جاری کیے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ نتیجہ 1988 میں اعلان کیا گیا تھا۔اس عدالت کے حکم پر عمل درآمد نہ کرنے کی وضاحت تسلی بخش نہیں تھی۔حکام نے مارچ 1995 تک امیدواروں کی تقرری کے اپنے وعدوں کا احترام نہیں کیا تھا۔ 1987 میں 775 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔1989 میں نئے امتحانات کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔امیدواروں نے فوری طور پر ٹریبونل اور عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔اس لیے ریلوے کو معلوم تھا کہ ان آسامیوں کے حوالے سے تنازعات عدالتی فیصلہ کے سامنے زیر التواہیں۔اس لیے وہ بعد میں1989 یا1990 میں ان عہدوں کے لیے نیا انتخاب نہیں کر سکے۔

1989 اور1990 میں موصول ہونے والے دو پینل صرف ان آسامیوں کے حوالے سے ہو سکتے تھے جو 1987 کے بعد جمع ہو سکتی تھیں۔1989 یا1990 میں جاری کردہ اشتہار میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا تھا اور نہ ہی عدالت عالیہ کے سامنے یہ کہا گیا تھا کہ جن آسامیوں کے لیے 1987 میں انتخاب ہوا تھا انہیں دوبارہ 1989 یا1990 میں اشتہار کے لیے رکھا گیا تھا۔اس طرح یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ 1987 میں موجود یہ آسامیاں 1989، 1990 اور 1992 میں کیسے غائب ہو گئیں۔دوسرا امتحان منعقد کرنے کا حکم 1991 میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔کسی بھی عدالت سے حاصل کردہ کسی حکم امتناع کی عدم موجودگی میں، ریلوے کو ان افراد کی تقرری نہ کرنے کا فیصلہ کرنے یا اس طرح سے کام کرنے کا حق نہیں تھا کہ 1987 میں منتخب امیدواروں کو تقرری کے موقع سے محروم کر دیا جائے۔یہاں تک کہ عہدوں کے خاتمے یا تعداد میں کمی کا دعوی بھی بظاہر بہت کم ذمہ داری کے ساتھ کیا گیا تھا۔1991 میں جب عرضی کا فیصلہ ہوا تو یہ عدالت عالیہ کے سامنے بیان نہیں کیا گیا تھا۔نہ ہی یہ خصوصی اجازت کی درخواست میں بیان کیا گیا تھا۔چیف پرسنل آفیسر کے بیان حلفی کے مطابق عہدوں کا خاتمہ 1987 اور 1993-94 کے درمیان ہوا۔پھر بھی جب تک درخواستوں کا فیصلہ نہیں ہوا، اس طرح کی کوئی مشکل نہیں اٹھائی گئی۔اپیل گزاروں کی یہ وضاحت کہ جنوبی ریلوے کے لیے منتخب ہونے والے امیدواروں کو دیگر ریلوے میں تقرری کی پیشکش کی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھی اور انہوں نے اس عہدے پر شامل ہونے کے لیے آمادگی کا اظہار کیا تھا، ان کی تقرری کا کوئی دعوی نہیں تھا، غیر تسلی بخش تھی۔ اپیل گزاروں کی پوری مشق منصفانہ کھیل کے بالکل بر عکس تھی۔

2.1. ریلوے بارہ ہفتوں کی مدت کے اندر باقی تمام امیدواروں کا تقرر کرے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: آئی اے نمبر 160-238، سال 1993 وغیرہ۔

از

دیوانی اپیل نمبر 2577-2616&32-70، سال 1991 وغیرہ۔

ڈبلیو اے نمبر 533، سال 1991 میں مدراس عدالت عالیہ کے 15.4.1991 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی آر ریڈی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، اروند کے آر۔ حاضر فریقوں کی طرف سے شرما، بی کرشنا پرساد، ہیمنت شرما، بنام بالا چندرن، بنام راما سبرامنیم، کے راجندر چودھری، راکیش شرما اور امبریش کمار۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

آر۔ ایم۔ سہائے، جسٹس - یہ درخواستیں انتہائی بدقسمت حالات میں پیدا ہوئی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ کسی بھی سخت کارروائی سے بچنے کے لیے اس عدالت کی بے چینی کو مناسب طریقے سے سراہا نہیں گیا ہے اور اگرچہ دو سال گزر چکے ہیں جب ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے عدالت کو یقین دلایا کہ عدالتِ عالیہ اور اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ احکامات کی تعمیل مارچ 1995 تک کی جائے گی اور عدالت کو نظام اوقات بنانے کے لیے راضی کیا جائے گا، لیکن ہمیں یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ وقت حاصل کرنے اور بہانے بنانے کے علاوہ کچھ نہیں کیا گیا ہے اور اس عدالت کے پاس یہ حکم منظور کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچا ہے۔

ہماری طرف سے کیے گئے ناخوشگوار مشاہدے کی تعریف کرنے کے لیے تھوڑا سا پس منظر ضروری ہے۔ 1987 میں ریلوے بھرتی بورڈ، مدراس نے بھارتیہ ریلوے میں کمرشل کلرک، ٹکٹ کلیکٹر، ٹرین کلرک وغیرہ جیسے غیر تکنیکی زمروں میں تقریباً 500 عہدوں کا اشتہار دیا۔ تحریری امتحانات 15 نومبر 1987 کو 3997 مراکز پر منعقد کیے گئے تھے کیونکہ ملازمت کے نوٹس کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مطابق بڑی تعداد میں امیدواروں نے درخواست دی تھی۔ اگلے دن ایک اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی جس میں سوالیہ پرچوں کے ممکنہ افشا ہونے پر تشویش کا اظہار کیا گیا، لیکن کچھ نہیں ہوا اور نتائج 7 ستمبر 1988 کو شائع ہوئے۔ انٹرویوز 10 اکتوبر 1988 کو منعقد ہوئے۔ چونکہ تحریری امتحان میں بہت زیادہ نمبر حاصل کرنے والے کچھ امیدواروں نے انٹرویو میں بہت کم نمبر حاصل کیے تھے، اس لیے حکام نے دوسرا تحریری امتحان منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ خطوط اپریل 1989 میں جاری کیے گئے تھے۔ اگلے ہی دن، کچھ ناراض امیدوار، جو امتحان میں حاضر ہوئے تھے اور جنہیں انٹرویو کے لیے بلایا گیا تھا، نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل سے رجوع کیا اور کچھ دیگر ان نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ 13 جون 1989 کو سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ریلوے بھرتی بورڈ ان امیدواروں کے سلسلے میں دوسرا تحریری امتحان منعقد کرنے کا حقدار ہے جنہیں انٹرویو کے لیے اہل قرار دیا گیا تھا۔ اس نے مزید کہا کہ پہلے تحریری امتحان کے ساتھ ساتھ دوسرے تحریری امتحان میں حاصل کردہ نمبروں کو جمع کیا جانا چاہیے اور اوسط حاصل کی جانی چاہیے اور اسے انتخاب کے مقاصد کے لیے حتمی نمبر سمجھا جانا چاہیے۔ درخواستوں کے دوسرے بیچ کی سماعت عدالت عالیہ نے کی۔ اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ ٹریبونل کی تشکیل کے بعد عدالت عالیہ کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ اس کا انکار کیا گیا۔ ڈویژن بنچ کے سامنے دائر کی گئی اپیلیں بھی خارج کر دی گئیں۔ اس حکم کے خلاف ریلوے نے اس عدالت سے درخواست کی اور اجازت حاصل کی (سی اے نمبر 32-91/70)۔ چونکہ اس عدالت کی طرف سے کوئی عبوری حکم نہیں دیا گیا تھا، اس لیے مدراس عدالت عالیہ کے فاضل سنگل جج نے رٹ پٹیشن کی سماعت کی اور 15 اپریل 1989 کو حکام کی طرف سے دوسرا امتحان منعقد کرنے کے لیے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ انہوں نے مزید ہدایت کی کہ کامیاب امیدواروں کی فہرست 31 مارچ 1991 کو یا اس سے پہلے شائع کی جا سکتی ہے۔ اس فیصلے کی تصدیق ڈویژن بنچ نے 15 اپریل 1991 کو کی تھی۔ اس فیصلے کے خلاف ریلوے نے اس عدالت سے رجوع کیا اور 3 جون 1991 کو اجازت دی گئی اور یہ ہدایت دی گئی کہ ان اپیلوں کو سابقہ سول اپیلوں سے جوڑا جا سکتا ہے جنہیں عدالت عالیہ کے اس حکم کے خلاف ہدایت دی گئی تھی جس میں اپیل گزاروں کے اس دعوے کو خارج کیا گیا تھا کہ عدالت عالیہ کو درخواستوں کا فیصلہ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ اپیلوں کے دونوں سیٹ 1991 میں مختلف تاریخوں پر درج کیے گئے تھے لیکن ان کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لہذا، 18 ستمبر 1992 کو اس عدالت نے اپیل گزاروں کو حکم دیا کہ وہ حکم منظور ہونے کی تاریخ سے دو ہفتوں کے اندر موجودہ خالی آسامیوں میں منتخب امیدواروں کو ان کی قابلیت کے مطابق مقرر کریں۔ لیکن اس نتیجے کے ساتھ کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا گیا کہ توہین عدالت کی درخواستیں دائر کی گئیں۔ یہ درخواستیں اور اپیلیں 30 اپریل 1993 کو نمٹائی گئیں۔ حکم ذیل میں دیا گیا ہے:

" اپیل کنندہ (چیئرمین، ریلوے بھرتی بورڈ، مدراس) اور جواب دہندگان (توہین کی درخواستوں میں مبینہ توہین) کی جانب سے پیش ہوئے فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کا کہنا ہے کہ اپیل کنندہ نے امیدواروں کا انتخاب کیا ہے اور اس عدالت کے حکم کے مطابق اصل مطالبے کے مطابق 775 منتخب امیدواروں پر مشتمل ایک فہرست تین حکام کو بھیجی ہے، یعنی (1) چیف پرسنل آفیسر، جنوبی ریلوے، مدراس (2) مالیاتی مشیر اور چیف اکاؤنٹس آفیسر، جنوبی ریل وے، مدراس، (3) چیف پرسنل آفیسر، انٹیگرل کوچ، پرم بر، مدراس۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ تاریخ تک اپیل کنندہ کا منتخب امیدواروں کی تقرری سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ تقرری کرنے والے حکام پر ہے کہ وہ منتخب امیدواروں کی فہرست سے مطلع کردہ خالی آسامیوں کو ان کی اہلیت کے مطابق مقرر کریں اور پر کریں۔

چونکہ یہ معاملہ عدالت عالیہ کے سامنے کارروائی کے قیام کے بعد سے کافی عرصے سے زیر التوا ہے، ہمیں امید اور اعتماد ہے کہ تقرری کرنے والے حکام جن کے پاس امیدواروں کی ایک علیحدہ منتخب فہرست بھیجی گئی ہے، درخواستیں جمع کرانے کی تاریخ پر ان کی عمر کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی عمر کی حد میں نرمی کر کے، اگر ضروری ہو تو، امیدواروں کے تقرر میں مناسب اور تیز رفتار اقدامات کریں گے۔ 18.9.92 کو جاری کردہ عبوری حکم میں اس حد تک ترمیم کی گئی ہے۔

جیسا کہ فاضل سالیسیٹر جنرل نے کہا ہے کہ اپیل کنندہ کا تقرریوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور منتخب فہرست پہلے ہی آگے بھیج دی گئی ہے، ان حالات میں، اپیلیں عملی طور پر بے نتیجہ ہو چکی ہیں اور اس لیے اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں اپیلوں میں I.As خارج کر دی جاتی ہیں۔

دفتر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ حکم کی ایک کاپی مذکورہ بالا تقرری کرنے والے حکام کو بھیجے۔

چونکہ اب ہم نے اپیلوں کو خارج کر دیا ہے، توہین کی درخواستوں میں کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ہے۔ اس کے مطابق، توہین کی ان درخواستوں کو نمٹا دیا جاتا ہے۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس طرح حکم منظور ہوئے تقریباً دو سال گزرنے کے بعد ہی اس عدالت کے نوٹس میں لایا گیا کہ اپیل کنندہ کا تقرریوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ تقرری کرنے والے اتھارٹی کی ذمہ داری ہے۔لہٰذا، 27 ستمبر 1993 کو اس عدالت نے چیف پرسنل آفیسر، جنوبی ریلوے، مدراس، مالیاتی مشیر اور چیف اکاؤنٹس آفیسر، جنوبی ریلوے، مدراس، اور چیف پرسنل آفیسر، انٹیگرل کوچ، پرم بر، مدراس کو نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کی۔ان افسران کو نوٹس جاری کیے جانے کے بعد ہی جنوبی ریلوے، مدراس کے ڈپٹی چیف پرسنل آفیسر کی طرف سے جوابی حلف نامہ دائر کیا گیا۔فریقین کو سننے کے بعد، اس عدالت نے 8 دسمبر 1993 کو ایک حکم جاری کیا جو ذیل میں اخذ کیا گیا ہے:-

" جواب دہندگان کی جانب سے پیش ہوئے فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، یعنی تقرری کرنے والے حکام ہمارے سامنے یقین دہانی کراتے ہیں کہ 15 اپریل 1987 کے نوٹس نمبر 1/87 کے مطابق منتخب کیے گئے تمام امیدواروں کو پہلے سے تیار کردہ قابلیت فہرست کے مطابق مقرر کیا جائے گا اور ان میں سے کچھ امیدواروں کو پہلے مرحلے کے تحت 10 مارچ 1994 تک شامل کر لیا جائے گا۔ان میں سے 100 کاریگروں کے عہدوں پر جا رہے ہیں اور باقی کو مارچ 1995 کے آخر یا اس سے پہلے بھارتیہ ریلوے میں کمرشل کلرک، ٹکٹ کلیکٹر، ٹرین کلرک کے عہدوں پر رکھا جائے گا۔ان کے حوالے سے 100 دیگر کاریگروں کی آسامیاں منتخب امیدواروں کے ذریعے صرف اس صورت میں پر کی جائیں گی جب امیدوار اس عہدے کو قبول کرنے کے لیے تیار ہوں ورنہ ان کا تقرر صرف ان عہدوں پر کیا جائے گا جن کے لیے انتخاب کیا گیا تھا۔جواب دہندگان نے یہ عہد نامہ بھی دیا ہے کہ جب تک تمام منتخب امیدواروں کا تقرر نہیں کیا جاتا اس وقت تک کوئی انتخاب معمول کے مطابق نہیں کیا جائے گا اور ہمدردی کی بنیاد پر تقرریوں کے علاوہ کوئی دوسری نئی تقرری نہیں کی جائے گی۔

یقین دہانی کے طور پر یہ انتخاب بلا جھجھک کیے جانے چاہئیں۔تمام امیدواروں کو ان کی تقرری مکمل ہونے تک عمر میں نرمی دی جانی چاہیے۔اس معاملے کو 11 مارچ 1994 کو درج کریں۔

جب یہ درخواستیں سماعت کے لیے آئیں تو اپیل گزاروں کی جانب سے کہا گیا کہ تقرری کے 197 خطوط جاری کیے گئے ہیں۔یکم ستمبر 1994 کو اس عدالت نے ریلوے کو یہ وضاحت کرنے کی ہدایت کی کہ اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی گئی۔اضافی بیان حلفی 15 ستمبر 1994 کو دائر کیا گیا تھا۔یہ کہا گیا کہ جنوبی ریلوے اور انٹیگرل کوچ فیکٹری میں غیر تکنیکی مقبول

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

زمرے میں 105 غیر محفوظ، 70 درج فہرست ذاتوں اور 4 درج فہرست قبائل کو تقرری کی پیشکش کی گئی تھی۔ 70 غیر محفوظ، 26 درج فہرست ذاتوں اور 4 درج فہرست قبائل کو 8 مارچ 1994 کو جنوبی ریلوے میں ہنر مند کاریگر کے عہدے کے لیے رضامندی ظاہر کرنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ ان میں سے 46 نے اپنی رضامندی ظاہر کی۔ مزید کہا گیا ہے کہ چونکہ امیدواروں کی بڑی تعداد تھی اس لیے بھارتیہ ریلوے میں خالی آسامیوں کا پتہ لگانا ضروری ہو گیا اور اسی کے مطابق ریلوے بورڈ کو حوالہ دیا گیا۔ اس نے انہیں مرکزی ریلوے میں ملازمت دینے پر رضامندی ظاہر کی۔ لہذا، 40 غیر محفوظ شدہ، 12 درج فہرست ذاتوں اور 2 درج فہرست قبائل کے امیدوار جنہوں نے ہنر مند کاریگر کے عہدے کو قبول کرنے کے لیے اپنی آمادگی کا اظہار نہیں کیا جیسا کہ پہلے بتایا گیا تھا، انہیں مرکزی ریلوے میں ٹکٹ کلکٹر کے طور پر شامل ہونے کی آمادگی کا اظہار کرنے کی پیشکش کی گئی۔ ان 54 امیدواروں کے علاوہ 53 غیر محفوظ شدہ، 40 درج فہرست ذاتوں اور 18 درج فہرست قبائل کے امیدواروں کو بھی اپنی رضامندی ظاہر کرنے کی پیشکش کی گئی۔ سنٹرل ریلوے میں شامل ہونا۔ ان میں سے 17 درج فہرست ذاتوں اور 4 درج فہرست قبائل اور 41 غیر محفوظ امیدواروں نے اپنی آمادگی کا اظہار کیا۔ بیان حلفی میں کہا گیا ہے کہ اصل میں سنٹرل ریلوے میں شامل ہونے والے امیدواروں کی تعداد کا پتہ لگانے کے بعد میرٹ کے لحاظ سے خواہش مند امیدواروں کا تقرر کر کے کمی کو پورا کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ بیان حلفی میں کہا گیا ہے کہ اس سب کے بعد بھی اور ان امیدواروں کو چھوڑ کر جنہوں نے سنٹرل ریلوے میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی، تقریباً 319 امیدوار باقی رہے جنہیں مارچ 1995 سے پہلے تقرری کی پیشکش کی گئی تھی۔ اس لیے یہ دعا کی گئی کہ حکم کی تعمیل کے لیے ایک سال کی توسیع دی جا سکے۔

27 مارچ 1995 کو سماعت کے آخری دن ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے دائر کردہ چارٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ 147 امیدواروں کو جنوبی ریلوے اور انٹیگرل کوچ فیکٹری، مدراس میں غیر تکنیکی زمروں میں مقرر کیا گیا ہے اور 38 کو جنوبی ریلوے میں ہنر مند کاریگروں کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ حکم کی عدم تعمیل کی وجہ، جیسا کہ چیف پرسنل آفیسر کے نومبر 1993 میں دائر بیان حلفی میں کہا گیا ہے، دوگنا ہے؛ ایک، کمپیوٹر کے تعارف اور مختلف ورکس یونٹس کے بند ہونے کی وجہ سے اس عہدے کی تعداد کو ختم کر دیا گیا تھا۔ بیان حلفی میں بیان کی گئی دوسری وجہ اور جس پر ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ جب تک عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشنوں کا فیصلہ کیا اور یہ حکم کہ کوئی نیا امتحان نہیں ہو سکتا، حتمی ہو گیا، تب تک یہ 1992 ہو گیا اور اس وقت تک اپیل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کنندگان / ریلوے بھرتی بورڈ کو بالترتیب 8 اگست 1990 اور 28 مارچ 1991 کو 998 امیدواروں پر مشتمل دو پینل، سال 1989 اور 1990 موصول ہو چکے تھے۔ فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے مطابق اس طرح خالی آسامیوں کی دستیابی مکمل طور پر بدل گئی اور 23 ستمبر 1992 کو جنوبی ریلوے کو متنازعہ پینل موصول ہونے تک خالی آسامیوں کی تعداد اتنی کم ہو گئی کہ منتخب امیدواروں کی تقرری ناممکن ہو گئی۔ بیان حلفی میں مزید کہا گیا ہے کہ صورتحال میں اس تبدیلی کے لیے ریلوے کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ نتیجتاً، فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے زور دے کر کہا کہ خالی آسامیاں پیدا ہونے پر ان افراد کو مقرر کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب تک تمام امیدواروں کو شامل نہیں کیا جاتا، اس وقت تک مزید انتخاب نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے ایک چارٹ پیش کیا جس میں دکھایا گیا ہے کہ 775 امیدواروں میں سے 106 نے تقرری کی پیشکش کو قبول کرنے سے گریزاں ہونے کا اظہار کیا اور 66 کو جنوبی ریلوے میں NTPC زمرے میں یا ہنر مند کاریگر کے عہدے پر تقرری کی پیشکش کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ چارٹ مزید اشارہ کرتا ہے کہ سنٹرل ریلوے میں NTPC زمرے کے عہدے کے لیے 111 خواہش مند امیدواروں کو پیشکش کی جا رہی ہے اور 1995-96 میں مغربی ریلوے میں NTPC زمرے میں بقیہ نمبر 304 کے لیے تقرری کی پیشکش کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جن کی تعداد جنوبی ریلوے میں تقریباً 70 ہے، جن کی تعداد جنوب مشرقی ریلوے میں تقریباً 50 ہے اور مختلف ریلوے میں بقایا مناسب ہے۔

جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے، اس سے یہ زیادہ واضح ہے کہ مسئلہ خود ریلوے کی تخلیق ہے۔ اس کے نتیجے میں مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔ لیکن انہیں اتنے طویل عرصے تک غیر حل شدہ رہنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ جس سے انتخاب کا مقصد اور اس کا فائدہ بے معنی ہو جائے۔ اشتہار جاری ہوئے آٹھ سال گزر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ نتیجہ 1988 میں اعلان کیا گیا تھا۔ بیان حلفی میں اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم پر عمل درآمد نہ کرنے کی وضاحت تسلی بخش نہیں ہے۔ حکام نے مارچ 1995 تک امیدواروں کی تقرری کے اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ 1987 میں 775 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا تھا۔ 1989 میں نئے امتحانات کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ امیدواروں نے فوری طور پر ٹریبونل اور عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ اس لیے ریلوے کو معلوم تھا کہ ان آسامیوں کے حوالے سے تنازعات عدالتی فیصلہ کے سامنے زیر التوا ہیں۔ اس لیے وہ بعد میں 1989 یا 1990 میں ان عہدوں کے لیے نیا انتخاب نہیں کر سکے۔ چیف پرسنل آفیسر کے بیان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حلفی میں یہ بیان کہ 1989 اور 1990 میں دو پینل موصول ہوئے تھے واقعی حیرت انگیز ہے۔ یہ پینل صرف ان آسامیوں کے حوالے سے ہو سکتے تھے جو 1987 کے بعد جمع ہو سکتی تھیں۔ 1989 یا 1990 میں جاری کردہ اشتہار میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا تھا اور نہ ہی عدالت عالیہ کے سامنے یہ کہا گیا تھا کہ جن آسامیوں کے لیے 1987 میں انتخاب ہوا تھا انہیں دوبارہ 1989 یا 1990 میں اشتہار کے لیے رکھا گیا تھا۔ اس طرح یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ 1987 میں موجود ان آسامیوں کو 1989 یا 1990 میں دوبارہ اشتہار کے لیے کیسے رکھا گیا۔ اس طرح یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ 1987 میں موجود یہ آسامیاں 1989، 1990 اور 1992 میں کیسے غائب ہو گئیں۔ سنگل جج نے 1991 میں دوسرا امتحان منعقد کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ کسی بھی عدالت سے حاصل کردہ کسی حکم امتناع کی عدم موجودگی میں، ریلوے کو ان افراد کی تقرری نہ کرنے کا فیصلہ لینے یا اس طرح سے کام کرنے کا حق نہیں تھا کہ وہ 1987 میں منتخب امیدواروں کو تقرری سے محروم کر دے۔ یہاں تک کہ عہدوں کے خاتمے یا تعداد میں کمی کا دعوی بھی کم ذمہ داری کے ساتھ کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ 1991 میں جب عرضی کا فیصلہ ہوا تو یہ عدالت عالیہ کے سامنے بیان نہیں کیا گیا تھا۔ نہ ہی یہ خصوصی اجازت کی درخواست میں بیان کیا گیا تھا۔ چیف پرسنل آفیسر کے بیان حلفی کے مطابق عہدوں کا خاتمہ 1987 سے 1993-94 کے درمیان ہوا۔ پھر بھی جب تک درخواستوں کا فیصلہ نہیں ہوا، اس طرح کی کوئی مشکل نہیں اٹھائی گئی۔ کسی بھی صورت میں، اگر ایسا ہی ہے تو پھر 1989-90 میں انتخاب کیسے ہوئے۔ ہم اپیل گزاروں کی وضاحت سے مزید مطمئن نہیں ہیں کہ جن امیدواروں کو جنوبی ریلوے کے لیے منتخب کیا گیا تھا انہیں دیگر ریلوے میں تقرری کی پیشکش کی گئی تھی اور انہوں نے اس عہدے پر شامل ہونے کے لیے آمادگی کا اظہار کیا تھا، ان کے پاس تقرری کا کوئی دعوی نہیں ہے۔ اپیل گزاروں کی پوری مشق منصفانہ کھیل کے بالکل برعکس تھی۔ یہ بتانا بے معنی نہیں ہوگا کہ یہ ہمارے نوٹس میں لایا گیا تھا کہ کچھ منتخب امیدوار تاخیر اور ریلوے کے رویے کی وجہ سے اتنے مایوس تھے کہ انہوں نے خودکشی کر لی۔

ہم اس کے مطابق اپیل کنندہ ریلوے کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ آج سے بارہ ہفتوں کی مدت کے اندر باقی تمام امیدواروں کی تقرری کرے۔ تقرری کے خطوط جنوبی زون میں تقرری کے لیے جاری کیے جائیں گے۔ ان امیدواروں کو بھی خطوط جاری کیے جائیں گے جو باہر جانے پر راضی نہیں تھے کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ اب دوسرے زونوں میں بھی شامل ہونے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن جہاں تک خواتین امیدواروں کا تعلق ہے، انہیں صرف جنوبی زون میں تقرری کی پیشکش کی جائے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گی۔ جو لوگ زون سے باہر شامل ہوئے ہیں ان کا اس حکم کی بنیاد پر جنوبی زون کے لیے کوئی دعوی نہیں ہو گا۔ اگر کوئی خالی آسامیاں نہیں ہیں تو ریلوے اسی وقت کے اندر خالی آسامیاں پیدا کرنے کے لیے مناسب اقدامات کر سکتا ہے۔ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ مزید وقت نہیں دیا جائے گا اور اگر بارہ ہفتوں کے اندر تمام امیدواروں کی تقرری نہیں کی جاتی ہے تو اسے اس عدالت کے منظور کردہ حکم کی خلاف ورزی کے طور پر لیا جائے گا اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ہم اس حکم کو منظور کرنے سے زیادہ خوش نہیں ہیں۔ لیکن ریلوے نے ستمبر 1992 میں منظور کیے گئے حکم اور پھر دسمبر 1993 میں منظور کیے گئے حکم کے پیش نظر کوئی حق انتخاب نہیں چھوڑا ہے جس میں فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے دی گئی یقین دہانی پر کہ تمام منتخب امیدواروں کو مارچ 1995 تک مرحلہ وار طریقے سے جگہ دی جائے گی۔ ان تقرریوں پر مزید کسی کارروائی میں سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔

I.As کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

معاملات نمٹائے گئے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document